السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سوال نمبر 1 : کیا رسول کریم ﷺ سے وترکی نماز میں دعائے قنوت کے لئے ہاتھ اٹھاناثابت ہے یا نہیں ؟ نیز ہاتھ اٹھانے کا صحیح طریقہ بھی بتائیں کیونکہ جماعت اہل حدیث اور حضرات احناف دونوں وترکی دعامیں ہاتھ اٹھاتے ہیں لیکن دونوں کے طریقوں میں فرق ہے ، علمائے اہل حدیث دعاکی طرح ہاتھ اٹھاتے ہیں اور علمائے احناف تکبیر تحریمہ کی طرح ہاتھ اٹھاتے ہیں ۔ دونوں مسالک کے دلائل بھی بتائیں تومہربانی ہوگی ؟

(سوال نمبر ۲ : نبی کریم ﷺ اکثراوقات نمازوتر کتنی رکعت پڑھا کرتے تھے ، ایک یاتین یا پانچ وغیرہ ؟ (سائل : سیدنادرشاہ ، جنگل خیل کوہاٹ

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اولاً یہ واضح رہے کہ سنن ابن ماجہ کی درج ذیل ایک روایت کے علاوہ کسی حدیث صحیح میں قنوت وتر رسول اللہ ﷺ سے فعلاًثابت نہیں ، سنن ابن ماجہ میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے :

(أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، «كَانَ يُوتِرُ فَيَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ وقالَ السِندِیُّ فِی حَاشِیَةِ وفِی الزوائد اسناده صحیح ورجالہ ثقات ۔ (سنن ابن ماجہ : ص ۲۵۹ ج ۱ طبع مصر

''رسول اللہ ﷺ وتروں میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت کرتے تھے ۔ ''

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ سے دعائے قنوت کرنے کا ذکر تو ہے ، لیکن تمام محققین اہل علم کے نزدیک رسول اللہ ﷺ سے دعائے قنوت کے متعلق جوکچھ ثابت ہے وہ صبح کے نماز سے تعلق رکھتا ہے ، وترکی نماز سے نہیں ۔ امام ابو طاہر مجدالدین محمد بن یعقوب فیروز آبادیؒ لکھتے ہیں :

لن یردفی الصحیح انہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قرأالقنوت فی صلاة الوتر اَصلا ۔ قال الامام احمد کل ماثبت فی القنوت فمجموعة فی صلوة الصبح ولم یثبت فی الوتر اصلا بل لم یر ولکن جماعة من الصحابة کانویقروٗن القنوت فی صلوة الوتر لحدیث مسند (الامام احمد عن الحسن بن علی رضی اللہ عنہ قال علمنی رسول اللہ ﷺ کلمات اَقولهن فی قنوت الوتر '' اللهم اهدنی فیمن هدیت ۔ ۔ ۔ الخ'' ۔ (سفر السعادة : ص ۳۷

صحیح احادیث کے مطابق نمازوتر میں رسول اللہ ﷺ سے دعائے قنوت کا ثبوت بہم نہیں پہنچتا ۔ ہاں ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وتروں میں اس حدیث کی روسے دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے جس میں آتا ہے کہ آپ ﷺ نے '' حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ فِیْمَنْ هَدَیْتَ الخ ۔ وتروں میں پڑھنے کے لئے سکھائی تھی ۔''

(شیخ عبدالحقؒ نے شرح سِفر السعادة میں جواس پر لکھا ہے وہ قابل غوراور تحقیق کے قریب ہے ۔ (ع ، ح

ثانیاً : اس دعامیں رفع یدین اس طرح ہوگی جس طرح دعامانگتے وقت ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں ۔ اوردرج ذیل آثار صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعینؒ وغیرہ سے یہی رفع الیدین ثابت ہے

عن الاَسود اَن عبداللہ بن مَسعُود کَانَ یَرفَعُ یَدَیهِ فِی القُنُوتِ الیٰ صدره ۔ (۱)

عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيّ ، كَانَ عُمَرُ ، يَقْنُتُ بِنَا فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ ، وَيَرْفَعُ يَدَيهِ حَتَّى يُخْرِجَ ضَبْعَيْهِ (۲)

کان ابوهریرة یَرفَعُ یَدَیْیهِ فِی قُنُوتِهِ فِی شَهرِ رَمَضَانَ ۔ (۳)

(عن اَبی قلابة وَمَکْحُول ان ۔ هُما کَانَا یَرفَعَانِ اَیدِیهِمَا فِی قُنُوتِ رَمَضَان ۔ (قیام اللیل مروزی : ص ۱۳۴ ۔ تحفة الاَحوذی : ص ۳۴۳ ج ۱ (۴)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ، حضرت ابوقلابہ اورامام مکحولؒ دعائے قنوت میں ہاتھ اٹھاتے تھے ۔ یہ رفع الیدین وہ ہے جو دعا کے آداب میں سے ہے تکبیر تحریمہ کی طرح یہ رفع الیدین نہیں ، جیساکہ حنفیہ کرتے ہیں کیونکہ قنوت دعا ہے ۔ چنانچہ محدث عبدالرحمان مبارک پوریؒ لکھتے ہیں ۔:

(الظَّاهِرُ مِنهَا ثُبُوتُ رَفعِ الیَدَینِ کَرَفعِهِمَا فِی الدُّعَاءِ ۔ (تحفة الاَحوذی شرح ترمذی : ۳۴۳ ج ۱

مشہور حنفی محدث امام طحاویؒ کے کلام سے بھی قنوت میں دعاکی طرح ہاتھ اٹھانے کا ثبوت مہیا ہوتا ہے ۔ چنانچہ مختصر طحاوی میں ہے :

(وَقَد کَانَ فِی اٰخِرِ عُمُرِهِ رای رفع الیدین فِی الدُعاء فی الوتر ۔ (ص ۲۸ طبع مصر

''امام ابو یوسف آخری عمر میں دعائے قنوت میں ہاتھ اٹھاتے تھے۔''

غرض کہ دعائے قنوت میں اگر ہاتھ اٹھارے جائیں تو اسی طرح جو آداب دعا سے ہے، تاہم سینہ کے اوپر وہ بھی نہیں ہونے چاہئیں۔

حاصل کلام یہ ہے کہ قنوت میں رفع الیدین فعلاً اور مرفوعاً صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔ اس کی بنا عموم احادیث پر استدلال ہے اور آثار پر صراحت ہے۔ واللہ اعلم

جواب نمبر ۲: صحیح احادیث کے مطابق ۱، ۳، ۵، ۷، ۹، ۱۱، اور ۱۳ رکعت وتر ثابت ہیں۔ شاہ ولی اللہ لکھتے ہیں

(قُلتُ فِی قَولِ أَکثَرِ ھِم أَقَلُّ الوِترِ رَکعَۃ وَأَکثَرُہُ اِحدی عشرۃ أو ثلث وما زاد فھو أفضل وعند الحنفیۃ الوتر ثلاث لا یزید ولا ینقص۔ (مسوی بر حاشیہ مصفی: ص ۱۲۷

باقی رہی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی یہ حدیث:

(قَالَ قَالَ رَسُول اللہ ﷺ لا توتروا بثَلاثٍ لا تشبّھُوا بالمَغرِبِ وَلکن أوتِرُوا بخمس أو بسبع بتسع أو باحدی عشرۃ أو أکثر من ذلک۔ قال العراقی اسنادہ صحیح۔ (نیل الأوطار: ص ۴۱ ج ۳ باب الوتر برکعۃ وبثلاث (وخمس وسبع وتسع

تو اس مطلب ہے کہ ایک سلام کے ساتھ تین رکعت وتر پڑھ کر مغرب کے فرضوں کے ساتھ مشابہت پیدا نہ کرو۔ رسول اللہ ﷺ کے طرز عمل کا ذکر اس حدیث میں رہے۔ جو بروایت سعد بن ہشام حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

یَا أُمَّ الْمُؤمِنِینَ أَنْبِئِینِی عَن وِترِ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَقَالَت: کُنَّا نُعِدُّ لَہُ سِوَاکَہُ وَطَھُورَہُ فَیَبعَثُہُ اللّٰہُ مَا شَاءَ أَن یَبعَثَہُ مِنَ اللَّیلِ فَیَتَسَوَّکُ وَیَتَوَضَّأُ وَیُصَلِّی تِسعَ رَکَعَاتٍ ثُمَّ یَقعُدُ فَیَذکُرُ اللّٰہَ وَیَحمَدُہُ وَیَدعُوہُ ثُمَّ یُسَلِّمُ تَسلِیمًا یُسمِعُنَا ثُمَّ یُصَلِّی رَکعَتَینِ بَعدَمَا یُسَلِّمُ وَھُوَ قَاعِد فتلک اِحدی عشرۃ رَکعَۃ یا بنی فلمَّا أسَنَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ وَأَخَذَ اللَّحمُ أَوتَرَ بِسَبعٍ وَصَنَعَ فِی الرَّکعَتَینِ مِثلَ صَنِیعِہِ فِی الأُولَی فَتِلکَ تِسعٌ یَا بُنَیَّ۔ (مشکوۃ المصابیح: ۱۱۱ ج ۱ باب الوتر

سعد کہتے ہیں کہ میں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کتنی رکعت پڑھتے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ آپ رات کو گیارہ رکعت وتر پڑھتے جب آپ بوڑھے ہوگئے تو آپ نو رکعت پڑھنے لگے ان گیارہ رکعتوں میں دس رکعت نفل ہوتے اور ایک رکعت وتر ہوتا تھا۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص511

محدث فتویٰ